

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی-9 ایس سی آر

جودھ پور و دیوت ویتن نغم لمیٹڈ اور دیگر

بنام

نانو رام اور دیگران

24 نومبر 2006

(ڈاکٹر ارجیت سیات اور ایس ایچ کپاڈیا، جسٹس صاحبان)

ملازمت کا قانون:

باقاعدہ بنانے کا عمل۔ جواب دہندگان۔ کارکنان حاضری رجسٹر پر عارضی تعمیراتی کام میں مصروف تھے۔ انہوں نے 31.3.1982 کے بعد دو سال کی خدمت مکمل کی۔ انہوں نے باقاعدہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ 26.9.1983 پر، 31.3.1982 سے پہلے دو سال کی خدمت مکمل کرنے والے عارضی کارکنوں کو باقاعدہ کرنے پر غور کرنے کے لیے تشکیل دی گئی اسکریننگ کمیٹی۔ چونکہ جواب دہندگان نے 31.3.1982 کے بعد دو سال کی خدمت مکمل کر لی تھی، انہیں اسکریننگ کمیٹی 1.4.1989 کی سفارشات کی بنیاد پر مستقل کیا گیا تھا۔ امتیازی سلوک کی بنیاد پر، موجودہ جواب دہندگان کے ساتھ امتیازی سلوک کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ دو سال کی تکمیل سے پہلے مستقل ہونے والے کارکنوں کا معاملہ واحد معیار نہیں تھا۔ باقاعدہ ہونے کے لیے اہلیت کا تعین کرنے کے لیے، اسکریننگ کمیٹی کو اس سوال کا جائزہ لینا ضروری ہے کہ کتنے کارکنوں کو باقاعدہ کیا جاسکتا ہے، بجٹ کی دفعات، تعمیراتی کام میں مصروف حاضری رجسٹر کارکنوں کی تعداد کی دستیابی، خالی منظور شدہ آسامیاں موجود ہونے کے بغیر، جس طریقے سے انہیں ابتدائی طور پر انتظامیہ کی منظوری کے ساتھ یا اس کے بغیر بھرتی کیا گیا تھا۔

ملازمت فقہ میں مستقل مزاجی اور مستقل مزاجی کی فراہمی۔ دہرائے گئے کے درمیان فرق۔

مراعاتی زمرہ۔ باقاعدہ مراعاتی زمرہ کی عطیہ کا سوال براہ راست باقاعدگی سے منسلک ہے۔

سی اے نمبر 254/2004 سے متعلق حقائق یہ ہیں کہ جواب دہندگان - مزدور یومیہ اجرت کی بنیاد پر حاضری رجسٹر پر عارضی تعمیراتی کام میں مصروف تھے۔ انہوں نے 31.3.1982 کے بعد دو سال کی خدمت مکمل کی۔ اس کی تکمیل پر؛ انہوں نے 31.05.1978 کے ثالثی انعام کے لحاظ سے باقاعدگی کا دعویٰ کیا۔ مذکورہ انعام میں یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ 1.4.1978 پر یا اس کے بعد بھرتی کیے گئے ملازمین کے لیے باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے میں تعین کو بھرتی کی حکمت عملی کے ذریعے باقاعدہ بنایا جائے گا جس کی تفصیل بعد کے انعام میں دی جائے گی، دوسرا انعام اسی کے مطابق 15.06.1979 پر شائع کیا گیا تھا جس میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ 1.4.1979 اور 30.6.1979 کے درمیان مصروف کارکن کی جانچ کی جائے گی اور اگر تسلی بخش پایا گیا تو اسے باقاعدہ بنایا جائے گا۔ مذکورہ بالا دو انعامات کے لحاظ سے ریاستی حکومت نے وقتاً فوقتاً اسکریننگ کمیٹیاں تشکیل دی ہیں۔ مذکورہ بالا دو انعامات W. E. F. 29.6.1985 کو ختم کر دیا گیا۔

26.9.1983 پر، ایک اسکریننگ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو عارضی اور یومیہ درجہ بندی والے کارکنوں کو باقاعدہ بنانے پر غور کرنے کے لیے تشکیل دی گئی تھی جنہوں نے 31.3.1982 سے پہلے دو سال کی خدمت مکمل کی تھی۔ چونکہ جواب دہندگان نے 31.3.1982 کے بعد دو سال کی خدمت مکمل کر لی تھی، اس لیے انہیں اسکریننگ کمیٹی 1.4.1989 کی سفارشات کی بنیاد پر باقاعدہ بنایا گیا۔

جواب دہندگان نے سابقہ تاریخ یعنی 1.4.1982 سے باقاعدگی کی درخواست کی۔ یہ تنازعہ انڈسٹریل ٹریبونل کو بھیج دیا گیا۔ ٹریبونل نے جواب دہندگان کے دعوے کو اس بنیاد پر منظور کیا کہ 31.3.1982 کے ذریعے دو سال کی خدمت مکمل کرنے والے کارکنوں اور 31.3.1983 کے ذریعے اسے مکمل کرنے والوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے حکم کو برقرار رکھا۔

واحد مدعا علیہ کی طرف سے دائری سی اے نمبر 1042/06 میں، عدالت عالیہ نے انتظامیہ کو ہدایت کی تھی کہ وہ مدعا علیہ کو باقاعدگی کے لیے دستیاب خالی آسامیوں کے تابع باقاعدہ ڈبلیو ای ایف 1.4.1983 کے طور پر سمجھیں۔ مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ اس نے کبھی باقاعدگی کے لیے نہیں کہا تھا اور اس نے صرف باقاعدہ تنخواہ کا پیمانہ ڈبلیو-ایف 1.4.1983 مانگا تھا۔

ایپیلوں کی اجازت دینا اور معاملے کو نئے سرے سے غور و فکر کے لیے بھیجنا، عدالت

منعقد: (سی۔ اے۔ نمبر۔ 04/254) 1-1۔ سروس فقہ میں باقاعدگی اور مستقل حیثیت کے درمیان ایک اہم فرق ہے۔ لفظ "ریگولیر" یا "ریگولیر انزیشن" کا مطلب مستقل نہیں ہے۔ انہیں تقرریوں کی میعاد کی نوعیت کا اندازہ پہنچانے کے لیے نہیں سمجھا جاسکتا۔ یہ اصطلاحات ہیں جن کا حساب کسی بھی طرز عمل کی بے ضابطگیوں کو معاف کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اور ان کا مقصد تقرریوں کے طریقہ کار میں نقائص کو دور کرنا ہے۔ (550-بی-سی)

سکریٹری، ریاست کرناٹک اور دیگران بنام اومادیوی (3) اور دیگر، (2006) 4 ایس سی سی 1، پر انحصار کیا۔

1-2۔ موجودہ معاملے کے حقائق پر مذکورہ ٹیسٹ کو لاگو کرتے ہوئے اسکریننگ کمیٹی کو اس سوال کا جائزہ لینا ضروری تھا کہ بجٹ کی دفعات، عہدوں کی دستیابی، تعمیراتی کام میں مصروف حاضری رجسٹر کارکنوں کی تعداد کو ذہن میں رکھتے ہوئے کتنے کارکنوں کو باقاعدہ بنایا جاسکتا ہے، جس میں خالی منظور شدہ آسامیاں موجود نہیں ہیں، جس طریقے سے ان حاضری رجسٹر کارکنوں کو ابتدائی طور پر انتظامیہ کی منظوری کے ساتھ یا اس کے بغیر بھرتی کیا گیا تھا اور اس کے بعد اہلیت کی بنیاد پر اسکریننگ کمیٹی کو انہیں باقاعدہ خدمت میں شامل کرنے کی سفارش کرنی پڑی۔ ان پہلوؤں کی جانچ پڑتال اسکریننگ کمیٹی کے ذریعے کرنے کی ضرورت تھی۔ صرف دو سال مکمل کرنا ہی واحد معیار نہیں تھا۔ یہاں تک کہ انعام کی تاریخ 31.5.1978 کے ساتھ پڑھے جانے والے انعام میں بھی باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے کا تعین صرف ان ملازمین کے لیے تھا جنہیں انتظامیہ کی منظوری سے اور قانون کے مطابق بھرتی کیا گیا تھا۔ انعامات کے تحت بھی، جیسا کہ وہ اس وقت تھے، اسکریننگ کمیٹی کو کارکنوں کو باقاعدہ تنخواہ دینے سے پہلے ان کی کارکردگی کا جائزہ لینا پڑتا تھا۔ (550-ڈی-ایف)

1-3۔ مراعاتی زمرہ سمپلیر کی منظوری مستقل حیثیت کی منظوری سے مختلف ہے۔ مستقل حیثیت دیتے وقت، ریاست کو خالی ہونے والی آسامیوں کی تعداد پر غور کرنا پڑتا ہے، ان آسامیوں کو مستقل خالی ہونے کے طور پر

موجود ہونا چاہیے، مستقل حیثیت دینے کا مالی بوجھ اور اس وجہ سے، عدالت عالیہ مستقل حیثیت کی منظوری سے الگ تنخواہ کے پیمانے کی منظوری کے تصور کے درمیان فرق کو ذہن میں رکھنے میں ناکام رہی ہے۔ ریاست ہر سال کے آخر میں اسکریننگ کمیٹی تشکیل دینے کی ذمہ داری کے تحت نہیں تھی۔ اسکریننگ کمیٹی کا قیام ریاستی حکومت کی صوابدید تحت تھا جو مذکورہ بالا عوامل پر منحصر تھا۔ لہذا، موجودہ جواب دہندگان کے معاملے کا موازنہ 1.319823 سے پہلے باقاعدہ ہونے والے کارکنوں کے معاملے سے کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ اسکریننگ کمیٹی کی ہر مشق کو مذکورہ بالا عوامل کی روشنی میں دیکھنا ہوگا۔ کسی دی گئی مشق میں، ریاست میں کارکنوں کی مخصوص تعداد کو مکمل کرنے کے لیے کافی تعداد میں خالی آسامیاں ہو سکتی ہیں۔ تاہم، آنے والے سالوں میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ لہذا، باقاعدگی کے معاملے یا مستقل حیثیت کے معاملے میں کسی امتیازی سلوک کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ (550-ایف-ایچ؛ 551-اے)

2- (سی اے نمبر- 06/1042) مدعا علیہ کی یہ دلیل کہ اس نے کبھی باقاعدگی کے لیے نہیں کہا تھا اور صرف باقاعدہ تنخواہ کا پیمانہ 1.4.19683 سے مانگا تھا۔ اور اس وجہ سے، یہ معاملہ مکمل طور پر مختلف سطح پر کھڑا ہوا جب کہ پہلے 20 کارکردگی کی بنیاد پر رکھے گئے ملزمین کے معاملے میں کوئی حد نہیں تھا۔ باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے کی معاوضہ براہ راست باقاعدگی کے سوال سے منسلک تھی۔ ان حالات میں، سی اے نمبر 04/254 میں دیا گیا فیصلہ اس کیس کے حقائق پر بھی لاگو ہوگا۔ (553-بی-سی)

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2004 کی دیوانی اپیل نمبر 254۔

مورخہ 5.12.2002 میں جو دھ پور میں راجستھان کے عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار فیصلے اور حکم سے ڈی۔بی۔دیوانی اسپیشل اپیل نمبر- 867/2002۔

کے ساتھ

2006 کی دیوانی اپیل نمبر 1042۔

اپیل گزاروں کے لیے سشیل کمار جین، ایچ ڈی تھانوی، پونیت جین، سراد سنگھانیا اور کر سٹی جین۔

جواب دہندگان کے لیے بھوپندر یادو، آر سی کوہلی، ڈی بھرت کمار، ایم اندرانی، اچھیت سینگپتا اور ایس وی دیشپانڈے۔

عدالت کا فیصلہ جس کے ذریعے دیا گیا

کا پاڈیا، جے۔ دیوانی اپیل نمبر 254 آف 2004

2002 دیوانی اسپیشل اپیل (عرضی) نمبر 867 میں راجستھان عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ذریعے دیے گئے 5.12.2002 کے فیصلے کے خلاف اپیل کنندہ۔ جو دھ پور و دیوت وٹران گم لمیٹڈ کی طرف سے دائر اس دیوانی اپیل میں تعین کے دیوانی سروس میں باقاعدگی اور مستقل حیثیت کے درمیان فرق پیدا ہوتا ہے۔

جواب دہندگان 1 سے 20 مختلف ڈویژنوں میں عارضی تعمیراتی کام کے لیے 21.4.1980 کے حاضری رجسٹر اور بعد کی تاریخوں پر یومیہ اجرت کی بنیاد پر مصروف تھے۔ انہوں نے 31.3.1982 کے بعد دو سال کی خدمت مکمل کی۔ انہوں نے 31.5.1978 کے ثالثی انعام (حصہ اول) کے لحاظ سے دو سال کی خدمت مکمل ہونے پر باقاعدگی کا دعویٰ کیا۔ مذکورہ انعام کے پیرا 15 کے تحت، یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ 1.4.1978 پر یا اس کے بعد بھرتی ہونے والے ملازمین کے لیے باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے کو بھرتی کی حکمت عملی کے ذریعے باقاعدہ بنایا جائے گا جس کی تفصیل بعد میں آنے والے انعام میں دی جائے گی۔ 15.6.1979 پر دوسرا انعام اسی کے مطابق شائع کیا گیا تھا جس کے تحت یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ 1.4.1979 اور 30.6.1979 کے درمیان کام کرنے والے کارکنوں (وقتی منصوبہ جاتی) کی جانچ پڑتال کی جانی چاہیے اور اگر تسلی بخش پایا جائے تو انہیں عارضی وقتی منصوبہ جاتی طور پر درجہ بند کیا جانا چاہیے اور اس کے بعد دو سال تک تسلی بخش خدمات انجام دینے پر 1.4.1981 سے 31.5.1978 کے انعام کے مطابق باقاعدہ بنایا جاسکتا ہے۔

مذکورہ بالا دو انعامات پر انحصار کرتے ہوئے، دو سال مکمل ہونے پر جواب دہندگان نے یہاں مستقل ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس مرحلے پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ مذکورہ بالا دو انعامات کے لحاظ سے ریاستی حکومت نے وقتاً فوقتاً

سکریٹنگ کمیٹیاں تشکیل دی ہیں۔ 26.9.1983 پر باضابطہ طور پر تشکیل شدہ اسکریننگ کمیٹی کو عارضی اور یومیہ درجہ بندی والے کارکنوں کو باقاعدہ بنانے پر غور کرنے کی ضرورت تھی، جنہوں نے 31.3.1982 سے پہلے دو سال کی خدمت مکمل کر لی تھی۔ اس بات کا اعادہ کرنے کی ضرورت ہے کہ یہاں جواب دہندگان اس درجہ بندی میں نہیں آئے کیونکہ انہوں نے 31.3.1982 پر دو سال کی خدمت مکمل نہیں کی تھی۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، انہوں نے اپنی خدمات 31.3.1982 کے بعد ہی مکمل کیں۔ جو بھی ہو، جواب دہندگان نے یہاں اپنی تعیناتی کی تاریخ سے دو سال کی خدمت مکمل ہونے پر مذکورہ بالا دو انعامات کے لحاظ سے باقاعدگی کا دعویٰ کیا، جو کہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، 31.3.1982 کے بعد تھا۔ مذکورہ بالا دو انعامات 29.6.1985 کو ختم کر دیا گیا۔ اس معاملے کی ایک متغیر تاریخ تھی۔ یہ بتانا کافی ہے کہ یہاں جواب دہندگان کو اسکریننگ کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر باقاعدہ بنایا گیا ہے۔ جواب دہندگان پہلے کی تاریخ سے یعنی 1.4.1982 پر اور اس سے باقاعدگی چاہتے ہیں۔ 6.9.1999 پر ریاستی حکومت نے تنازعہ کو انڈسٹریل ٹریبونل کو بھیج دیا۔ یہاں دعویٰ کے جواب دہندگان کے بیان میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ انہیں 1.4.1989 کو باقاعدہ بنایا گیا ہے، لیکن کچھ دوسرے کارکنوں کی طرح وہ بھی باقاعدہ بنانے کے حقدار ہیں۔ کہ اگرچہ وہ 1.4.1982 سے اس فائدے کے حقدار تھے، لیکن وہ بغیر کسی وجہ اور جواز کے صرف 1.4.1982 کو باقاعدہ کر رہے ہیں۔ کہ ان سے چھوٹے کارکنوں کو یہ فائدہ 1.4.1982 دیا گیا ہے اور ان حالات میں، جواب دہندگان نے یہاں دعا کی ہے کہ ان سب کو 18 فیصد کی شرح سے سود کے ساتھ مستقل تنخواہ کا پیمانہ 1.4.1982 دیا جائے۔

جواب دعویٰ کے ذریعے، یہاں اپیل گزاروں نے نشاندہی کی کہ جواب دہندگان مختلف ڈویژنوں میں عارضی تعمیراتی کام میں مصروف تھے؛ کہ وہ یومیہ اجرت کمانے والے تھے جن کے نام حاضری رجسٹر پر ظاہر ہوتے تھے؛ کہ وہ پہلے کے مواقع پر اسکریننگ کمیٹی کے ذریعہ باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے کے اہل نہیں پائے گئے تھے؛ کہ وہ سرکلر نمبر میں مذکور اہلیت کے معیار پر عمل نہیں کرتے تھے۔ 1806 کی تاریخ 26.9.1983؛ کہ سرکلر نمبر 867۔ تاریخ کے پہلے دو انعامات کو ختم کر دیا گیا تھا اور اس لیے، یہاں موجود جواب دہندگان ان انعامات پر انحصار کرنے کے حقدار نہیں تھے؛ کہ بالآخر، جواب دہندگان کو اسکریننگ کمیٹی کی طرف سے اہل پائے جانے کے بعد 1.4.1989 پر باقاعدہ کر دیا گیا ہے؛ کہ ریاست میں، ہزاروں حاضری رجسٹر کارکن تعمیراتی کام میں مصروف تھے جن کے لیے کوئی منظور شدہ عہدہ خالی نہیں تھا اور اس لیے، اضافی عہدوں کے خلاف کارکنوں کو باقاعدہ تنخواہ کا پیمانہ دے کر مکمل کرنا پڑا اور اس لیے انتظامیہ کے لیے یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ تمام کارکنوں کو سابقہ اثر سے باقاعدہ

بنائے۔ انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے ریاست کی طرف سے دائر جواب دعویٰ میں اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ اسکریننگ کمیٹی کو ماضی کے اثرات کے ساتھ ہزاروں حاضری رجسٹر کارکنوں کو باقاعدہ بنانے کے مالی بوجھ پر غور کرنا پڑا۔ جواب دعویٰ میں مزید نشاندہی کی گئی کہ کچھ حاضری رجسٹر کارکنوں کو انتظامیہ کی منظوری کے بغیر بھرتی کیا گیا ہے۔ باقاعدگی دینے سے پہلے اسکریننگ کمیٹی کو ان تمام تحفظات کو ذہن میں رکھنا تھا۔ ان حالات میں ریاست کے لیے باقاعدہ وقفوں پر ایسی کمیٹیوں کا تقرر کرنا ممکن نہیں تھا۔

انڈسٹریل ٹریبونل کی طرف سے منظور کردہ 24.8.2000 کے متنازعہ انعام کے ذریعے، جواب دہندگان کے کارکنوں کے دعوے کو درج ذیل وجوہات کی بنا پر قبول کر لیا گیا۔

انڈسٹریل ٹریبونل کے مطابق، جب ماضی میں کارکنوں کو دو سال کی مسلسل سروس مکمل ہونے پر باقاعدہ بنانے کا فائدہ دیا جاتا تھا جیسا کہ 31.3.1982 پر ہوتا ہے تو پھر دو سال کی مسلسل سروس مکمل کرنے والے یا 31.3.1982 کے بعد کام کرنے والوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ انڈسٹریل ٹریبونل کے مطابق، مذکورہ بالا دو انعامات سال 1985 میں ختم ہو گئے تھے جبکہ جواب دہندگان 1 سے 20 نے اپریل 1982 میں دو سال کی خدمت مکمل کی تھی اور اس لیے ان جواب دہندگان کو تنخواہ کے پیمانے کے فائدے سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی جنہوں نے اپریل 1982 میں دو سال کی خدمت مکمل کی تھی۔ ٹریبونل کے مطابق یہ امتیازی سلوک تھا۔ انڈسٹریل ٹریبونل کے مطابق، ریاستی حکومت نے 31.3.1982 کے ذریعے دو سال کی خدمت مکمل کرنے والے کارکنوں اور 31.3.1983 کے ذریعے دو سال کی خدمت مکمل کرنے والوں کے درمیان امتیازی سلوک کیا تھا۔ انڈسٹریل ٹریبونل کے مطابق، مذکورہ بالا دو انعامات 31.3.1983 پر بھی موجود تھے اور اس لیے، ایک طرف 31.3.1982 کے ذریعے دو سال کی خدمت مکمل کرنے والے کارکنوں اور دوسری طرف 31.3.1983 کے ذریعے دو سال کی خدمت مکمل کرنے والوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر انڈسٹریل ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ یہاں مدعا علیہان کو ان کے قانونی حقوق سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔

صنعتی ٹریبونل کے انعام کو اپیل گزاروں نے عرضی درخواست نمبر 1060 / 01 دائر کر کے عدالت عالیہ میں چیلنج کیا تھا۔ فاضل واحد جج نے 7.8.2002 کے فیصلے کے ذریعے انعام کو برقرار رکھا۔ مذکورہ فیصلے سے ناراض ہو کر، یہاں اپیل گزاروں دیوانی اپیلیشن نمبر 867 / 02 میں پیش کیا۔ متنازعہ فیصلے کے ذریعے یہ فیصلہ دیا گیا کہ

باقاعدگی کو اتفاقی حالات یعنی اس تاریخ پر منحصر نہیں کیا جاسکتا جس پر اسکریننگ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ متنازعہ فیصلے کے مطابق، جواب دہندگان کارکنوں نے 1.4.1983 تک دو سال کی خدمت مکمل کر لی تھی اور اس تاریخ کو انہوں نے اپنی اہلیت حاصل کر لی تھی۔ متنازعہ فیصلے کے مطابق، کارکنوں کی اہلیت دو سال کی مسلسل خدمت تھی؛ کہ اسکریننگ کمیٹی کسی بھی وقت ملاقات کر سکتی ہے لیکن ایک بار جب کارکن مناسب پائے جاتے ہیں، تو ان کی باقاعدگی کا تعلق 1.4.1983 سے ہونا چاہیے اور ان حالات میں، یہاں جواب دہندگان اس تاریخ سے باقاعدہ ہونے کے حقدار تھے جب وہ باقاعدہ ہونے کے اہل ہوئے تھے۔ یہ دیوانی اپیل عدالت عالیہ کے مورخہ 5.12.2002 کے متنازعہ فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

شروع میں، ہم یہ بیان کر سکتے ہیں کہ، جیسا کہ سکریٹری ریاست کرناٹک اور دیگران بنام امادیوی (3) اور دیگر، (2006) 4 ایس سی سی 1 کے معاملے میں فیصلہ دیا ہے۔ ملازمت فقہ میں باقاعدگی اور مستقل حیثیت کے درمیان ایک اہم فرق ہے۔ لفظ "ریگولیر" یا "ریگولیر انریشن" کا مطلب مستقل نہیں ہے۔ انہیں تقرریوں کی میعاد کی نوعیت کا اندازہ پہنچانے کے لیے نہیں سمجھا جاسکتا۔ یہ اصطلاحات ہیں جن کا حساب کسی بھی طرز عمل کی بے ضابطگیوں کو معاف کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اور ان کا مقصد تقرریوں کے طریقہ کار میں نقائص کو دور کرنا ہے۔ مذکورہ فیصلے میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ باقاعدگی کو مستقل کے برابر کرنا ایک غلط فہمی ہے۔ (پیراگراف 15 دیکھیں۔

موجودہ معاملے کے حقائق پر مذکورہ حد کو لاگو کرتے ہوئے اسکریننگ کمیٹی کو اس سوال کا جائزہ لینا ضروری تھا کہ بجٹ کی دفعات، عہدوں کی دستیابی، تعمیراتی کام میں مصروف حاضری رجسٹر کارکنوں کی تعداد کو ذہن میں رکھتے ہوئے کتنے کارکنوں کو باقاعدہ بنایا جاسکتا ہے، ان کے وجود میں خالی منظور شدہ آسامیاں، جس طریقے سے ان حاضری رجسٹر کارکنوں کو ابتدائی طور پر انتظامیہ کی منظوری کے ساتھ یا اس کے بغیر بھرتی کیا گیا تھا اور اس کے بعد اہلیت کی بنیاد پر اسکریننگ کمیٹی کو انہیں باقاعدہ خدمت میں شامل کرنے کی سفارش کرنی پڑی۔ ان پہلوؤں کی جانچ پڑتال اسکریننگ کمیٹی کے ذریعے کرنے کی ضرورت تھی۔ صرف دو سال مکمل کرنا ہی واحد معیار نہیں تھا۔ یہاں تک کہ ایوارڈ کی تاریخ 31.5.1978 کے ساتھ پڑھے جانے والے انعام میں بھی باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے کا تعین صرف ان ملازمین کے لیے تھا جنہیں انتظامیہ کی منظوری سے اور قانون کے مطابق بھرتی کیا گیا تھا۔ انعامات کے تحت بھی، جیسا کہ وہ اس وقت تھے، اسکریننگ کمیٹی کو کارکنوں کو باقاعدہ تنخواہ دینے سے پہلے ان کی کارکردگی کا جائزہ لینا پڑتا



تھا۔ مراراتی درجہ سمپلیٹر کی منظوری مستقل حیثیت کی منظوری سے مختلف ہے۔ مستقل حیثیت دیتے وقت، ریاست کو خالی ہونے والی آسامیوں کی تعداد پر غور کرنا پڑتا ہے، ان آسامیوں کو مستقل خالی ہونے کے طور پر، مستقل حیثیت دینے کے مالی بوجھ کے طور پر موجود ہونا چاہیے اور اس لیے، ہمارے خیال میں، عدالت عالیہ مستقل حیثیت دینے سے الگ تنخواہ کے پیمانے کی منظوری کے تصور کے درمیان فرق کو ذہن میں رکھنے میں ناکام رہی ہے۔ ریاست ہر سال کے آخر میں اسکریننگ کمیٹی تشکیل دینے کی ذمہ داری کے تحت نہیں تھی۔ اسکریننگ کمیٹی کا قیام ریاستی حکومت کی صوابدید تحت تھا جو مذکورہ بالا عوامل پر منحصر تھا۔ لہذا، موجودہ جواب دہندگان کے معاملے کا موازنہ ان کارکنوں کے معاملے سے کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا جو 31.3.1982 سے پہلے باقاعدہ ہو گئے تھے۔ اسکریننگ کمیٹی کی ہر مشق کو مذکورہ بالا عوامل کی روشنی میں دیکھنا ہوگا۔ کسی دی گئی مشق میں، ریاست میں کارکنوں کی مخصوص تعداد کو مکمل کرنے کے لیے کافی تعداد میں خالی آسامیاں ہو سکتی ہیں۔ تاہم، آنے والے سالوں میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ لہذا، باقاعدگی کے معاملے یا مستقل حیثیت کے معاملے میں کسی امتیازی سلوک کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

ان حالات میں، ہم دیوانی اپیل (عرضی) نمبر 867/02 میں ڈویژن پنچ کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور امادیوی کیس (اوپر) میں اس عدالت کے فیصلے کی روشنی میں معاملے کو نئے سرے سے غور کے لیے بھیج دیتے ہیں۔

اس کے مطابق، دیوانی اپیل کی اجازت مذکورہ بالا حد تک ہے جس میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہے۔

دیوانی، 2006 کی اپیل نمبر 1042:

یہ معاملہ دیوانی اپیل نمبر 254/04 میں ہمارے فیصلے کا نتیجہ ہے، اس لیے ہمیں ایک بار پھر کیس کے حقائق کو تفصیل سے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بیان کرنا کافی ہے کہ واحد مدعا کار۔ کرم سنگھ کو حاضری رجسٹر کی بنیاد پر یومیہ اجرت کام گر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے 31.3.1982 کے بعد دو سال کی خدمت مکمل کی۔ 26.8.1983 پر ریاستی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ اسکریننگ کمیٹی کا اجلاس ان کارکنوں کے معاملات پر غور کرنے کے لیے ہوا، جنہوں نے 26.9.1983 پر دو سال کی خدمت مکمل کر لی تھی۔ اس نے سنیا رٹی کی بنیاد پر

اور بجٹ کی دفعات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ناموں کو باقاعدہ بنانے کی سفارش کی۔ 1983 میں اسکریننگ کمیٹی کے اجلاس کے بعد انتظامیہ کے پاس کوئی عہدہ دستیاب نہیں تھا۔ یہ مالی رکاوٹوں کی وجہ سے تھا۔ تاہم، 5.6.1989 پر باضابطہ طور پر تشکیل شدہ اسکریننگ کمیٹی نے کارکنان کے ناموں کی سفارش کی، بشمول مدعا علیہ، باقاعدگی اور باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے 1.4.1989 سے کی منظوری کے لیے۔ ان سفارشات کو بورڈ آف ڈائریکٹرز نے نغم کی مالی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے قبول کیا۔ اس طرح، یہاں مدعا علیہ کو 1.4.1989 سے باقاعدہ تنخواہ کا پیمانہ دیا گیا تھا۔ باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے کو قبول کرنے کے بعد مدعا علیہ نے عرضی درخواست کے ذریعے عدالت عالیہ کا رخ کیا۔ اس عرضی درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ مدعا علیہ سے کہا گیا کہ وہ انڈسٹریل ٹریبونل سے رجوع کرے۔ انہوں نے ریفرنس نمبر 20/97 کے ذریعے انڈسٹریل ٹریبونل سے رجوع کیا۔

انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے، مدعا علیہ نے 1.4.1983 سے باقاعدہ تنخواہ کا پیمانہ مانگا، حالانکہ اسے 1.4.1989 سے باقاعدہ کیا گیا تھا۔ جواب میں انتظامیہ نے نشاندہی کی کہ چونکہ مدعا علیہ کو 1.4.1989 سے باقاعدہ تنخواہ کا دعویٰ کرنے کا حقدار نہیں ہے۔ اس بات کی مزید نشاندہی کی گئی کہ مدعا علیہ کا انٹرویو 2.3.1989 پر تشکیل دی گئی اسکریننگ کمیٹی نے کیا تھا اور اس کمیٹی نے مذکورہ بالا عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے مدعا علیہ کو باقاعدہ بنانے کی اجازت دی تھی جس میں خالی آسامیوں کے وجود کے ساتھ ساتھ بجٹ کی دفعات بھی شامل ہیں۔

مورخہ 18.11.1999 کے انعام کے ذریعے انڈسٹریل ٹریبونل نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ چونکہ مدعا علیہ نے 31.3.1983 کے ذریعے دو سال کی مسلسل خدمت مکمل کر لی تھی اور چونکہ اسے اسکریننگ کمیٹی کے ذریعے موزوں پایا گیا تھا، اس لیے مدعا علیہ کو 1.4.1983 سے باقاعدہ بنا دیا گیا تھا اور اس لیے وہ 1.4.1983 پر اور اس سے باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے کا حقدار تھا۔ انعام سے ناراض ہو کر انتظامیہ دیوانی عرضی درخواست نمبر 699/2000-2001 کے ذریعے عدالت عالیہ کا رخ کیا۔ 2.7.2001 کے فیصلے کے ذریعے، فاضل واحد جج نے عرضی درخواست کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ انعام پر کوئی غیر قانونی یا غلطی ظاہر نہیں تھی۔ لہذا عرضی درخواست مسترد کر دی گئی۔ فاضل واحد جج کے فیصلے سے ناراض ہو کر انتظامیہ نے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کو دیوانی اپیل (عرضی) نمبر 876/01 کو ترجیح دی جو، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، 22.11.2001 کے فیصلے کے ذریعے اس نتیجے پر پہنچا کہ مدعا علیہ نے یہاں 31.3.1983 پر دو سال مکمل کر لیے ہیں۔ کہ کمیٹی نے مناسب وقت کے اندر مقدمات کی جانچ نہیں کی ہے جس کے لیے کارکن کے دعوے کو شکست نہیں دی جاسکتی۔ کہ

انتظامیہ نے سلیکٹ کمیٹی کی سفارشات کو دیر سے منظور کیا تھا جس کے لیے کارکن کے دعوے کو شکست نہیں دی جاسکتی اور ان حالات میں ڈویژن بنچ نے انتظامیہ کو ہدایت کی کہ وہ مدعا علیہ کو یہاں باقاعدہ کے طور پر سمجھیں۔ تاہم، یہ واضح کیا گیا کہ مدعا علیہ کی خدمت کو صرف باقاعدگی کے لیے دستیاب خالی آسامیوں کے خلاف باقاعدہ بنایا جاسکتا ہے اور اگر خالی جگہ 1.4.1983 پر ہی دستیاب ہے تو مدعا علیہ کو اس تاریخ سے خدمت میں باقاعدہ بنایا جانا چاہیے۔

تاہم، مدعا علیہ دیوانی متفرق درخواست منتقل کیا۔ دیوانی اپیل (تحریری) نمبر 01/876 میں درخواست نمبر 03/53 کا نظر ثانی لیں۔ نظر ثانی درخواست میں مدعا علیہ نے کہا کہ اس نے انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے باقاعدگی کے لیے نہیں کہا تھا۔ کہ انڈسٹریل ٹریبونل نے اسے باقاعدہ تنخواہ کا پیمانہ دیا تھا نہ کہ باقاعدہ۔ اس لیے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے انتظامیہ کو جواب دہندہ کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کی ہدایت دینے میں غلطی کی تھی۔ نظر ثانی درخواست میں، مدعا علیہ نے یہاں دلیل دی کہ صرف باقاعدگی کے لیے دستیاب خالی آسامیوں کے خلاف اپنی سروس 1.4.1983 سے باقاعدہ بنانے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے کیونکہ اس نے اس طرح کی راحت نہیں مانگی تھی۔ یہ نظر ثانی کی درخواست ڈویژن بنچ کے سامنے آئی جس نے ایک خفیہ اعتراض شدہ حکم منظور کیا جس میں کہا گیا ہے کہ خدمت کو باقاعدہ بنانے کے بجائے مدعا کارکن 1.4.1983 سے باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے کا حقدار ہوگا۔ راجستھان راجیہ ودیوت اتپادن نگم لمیٹڈ ("نگم") دیوانی اپیل کے ذریعے اس عدالت میں آیا ہے۔

یہاں مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل شری دیشپانڈے نے کہا کہ مدعا علیہ نے کبھی بھی باقاعدگی کے لیے نہیں کہا تھا۔ کہ اس نے صرف باقاعدہ تنخواہ کا پیمانہ 1.4.1983 سے مانگا تھا اور اس لیے یہ معاملہ کام سے چارج کیے گئے بیس ملازمین کے سابقہ معاملے کے مقابلے میں بالکل مختلف تھا۔ اس لیے فاضل وکیل نے عرض کیا کہ اس عدالت کے ذریعے دیوانی اپیل نمبر 04/254 (اوپر) میں دیے گئے فیصلے کو موجودہ کیس پر لاگو نہیں کیا جانا چاہیے۔

ہمیں اس دلیل میں کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔ باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے کی گرانٹ براہ راست باقاعدگی کے سوال سے منسلک تھی۔ ان حالات میں، دیوانی اپیل نمبر 04/254 (اوپر) میں ہماری طرف سے دیا گیا فیصلہ موجودہ کیس کے حقائق پر بھی لاگو ہوگا۔

اس کے مطابق، ہم دیوانی اسپیشل اپیل (عرضی) نمبر 01/876 اور دیوانی مسک میں 20.9.2005 کے حکم نامے میں ڈویژن بیچ کے ذریعے دیے گئے 1.5.2003 کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ درخواست نمبر 03/53 کا نظر ثانی لیں اور اس معاملے کو دیوانی اپیل نمبر 04/254 (اوپر) میں ہماری طرف سے مقرر کردہ قانون کی روشنی میں نئے سرے سے غور کے لیے عدالت عالیہ کے ڈویژن بیچ کو بھیجیں۔ اخراجات کے حوالے سے بغیر کسی حکم کے اپیل کی اجازت ہے۔

ڈی جی اپیل کی اجازت ہے۔